

سپریم کورٹ آف پاکستان (ابتدائی دائرہ اختیار سماعت)

بیچ:

جناب جسٹس افتخار محمد چوہدری ، چیف جسٹس
جناب جسٹس میاں شاکر اللہ جان
جناب جسٹس تصدق حسین جیلانی
جناب جسٹس جواد الیس خواجہ
جناب جسٹس طارق پرویز
جناب جسٹس میاں ثاقب نثار
جناب جسٹس اعجاز افضل خان
جناب جسٹس اعجاز احمد چوہدری
جناب جسٹس محمد اطہر سعید

آئینی درخواستیں نمبر 77 تا 85 اور 89، 2011 اور CMA No.

5505/2011 آئینی درخواست نمبر 79/2011 میں

(ایڈمرل مائیک مولن نے جناب حسین حقانی، امریکہ کو پاکستان کے سابق سفیر کی طرف سے مبینہ طور پر میمورنڈم کے بارے میں آئین کے آرٹیکل (3) 184 کے تحت آئین کی درخواست)

درخواست گزار	وطن پارٹی
CP 77/2011	
درخواست گزار	ایم طارق اسد، ایڈووکیٹ
CP 78/2011	
درخواست گزار	محمد نواز شریف
CP 79/2011	
درخواست گزار	سینئر محمد اسحاق ڈار اور دوسرے
CP 80/2011	
درخواست گزار	اقبال ظفر جھگڑا اور دوسرے
CP 81/2011	
درخواست گزار	لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالقادر بلوچ اور دوسرے
CP 82/2011	
درخواست گزار	راجہ محمد فاروق حیدر خان اور دوسرے
CP 83/2011	
درخواست گزار	سید محمد غوث علی شاہ اور دو دوسرے
CP 84/2011	
درخواست گزار	حفیظ الرحمن
CP 85/2011	
درخواست گزار	شفقت اللہ سہیل
CP 89/2011	

بنام

مدعا الیہ فیڈریشن آف پاکستان اور دوسرے

درخواست گزاروں کے لئے:

بیسٹر ظفر اللہ خان، اے ایس سی، بذات خود

جناب طارق اسد، اے ایس سی، بذات خود

جناب رشید اے رضوی، سینیئر اے ایس سی
سینیئر محمد اسحاق ڈار اور خواجہ محمد آصف، رکن قومی اسمبلی، بذات خود
جناب محمد رفیق راجوانہ، اے ایس سی
جناب عتیق شاہ، اے ایس سی
ڈاکٹر محمد صلاح الدین مینگل، اے ایس سی
سردار عصمت اللہ خان، اے ایس سی
سید غوث علی شاہ، اے ایس سی
ڈاکٹر محمد شمیم رانا، اے ایس سی
جناب نصیر احمد بھٹہ
جناب ایم ایس خٹک، اے او آر

صدر پاکستان کے لئے :
کوئی نہیں

وزیر اعظم پاکستان کے لئے:
کوئی نہیں

چیف آف آرمی سٹاف، ڈی جی آئی ایس آئی، مسٹری آف کیپینٹ، دفاع، خارجہ امور، داخلہ اور قانون کے
لئے:

مولوی انوار الحق، اٹارنی جنرل فار پاکستان
جناب دل محمد علی زئی، ڈی اے جی

حسین حقانی کے لئے:

مس عاصمہ جہانگیر، اے ایس سی
چوہدری اختر علی، اے او آر،
مدد کے لئے، ادریس اشرف اور اسد جمال، وکلاء

منصور اعجاز کے لئے :
کوئی نہیں

سماعت کی تاریخ:

19-23 اور 27-30 دسمبر 2011ء

حکم نامہ

افتخار محمد چوہدری چیف جسٹس

1- قرار داد مقاصد جو کہ آرٹیکل دو-اے کے تحت دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان کا حصہ بن چکا ہے جو یوں ہے کہ

”اور جبکہ پاکستان کے لوگوں کی یہ خواہش ہے کہ حکم صادر ہو:-

جس میں وفاق کی اکائیوں کا وقار، آزادی اور تمام حقوق بشمول بری، بحری اور فضائی اقتدار اعلیٰ کے حقوق کا تحفظ ہوگا۔

تاکہ پاکستان کے لوگ خوشحال ہو سکیں اور اپنے استحقاق حاصل کر سکیں اور بین الاقوامی سطح پر باوقار مقام حاصل کر سکیں، اور بین الاقوامی امن، ترقی اور خوشحالی برائے انسانیت میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔

2- اس مختصر آرڈر کے بعد تفصیلی فیصلہ سنایا جائے گا، مندرجہ بالا Petitions اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل 184(3) کے تحت فائل کی گئی ہیں۔

3- ان Petitions میں درج حقائق کو سمجھنے کیلئے جو کہ ان کیسیز کی Pleadings میں ہیں کہ مورخہ 10 اکتوبر 2011 کو مدعا علیہ منصور اعجاز نے ایک آرٹیکل فنانشل ٹائمز لندن میں لکھا۔ میمو کا مواد پہلے ہی آرڈر مورخہ یکم دسمبر 2011 میں بیان کیا جا چکا ہے۔ تاہم اس کو مندرجہ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

ایڈمرل مائیک مولن، چیئرمین جوائنٹ چیف آف سٹاف امریکہ

پچھلے 72 گھنٹوں میں جب سے صدر اور وزیر اعظم اور چیف آف آرمی سٹاف کے درمیان میٹنگ ہوئی ہے پاکستان کے سیاسی ماحول میں بہت خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ مختلف اداروں کی طرف سے اُسامہ بن لادن کے واقعہ پر ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہرانے کی کوششوں کے باعث سویلین حکومت اور ملٹری کے درمیان کشیدگی شدت اختیار کر گئی ہے۔ آئی ایس آئی کی طرف سے سی آئی اے کے پاکستان میں موجود انچارج کے نام کو ظاہر کئے جانے والے واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام آباد میں زمینی حقائق اتنے خراب ہو گئے ہیں کہ یہاں پر کوئی بھی انچارج نہیں ہے۔

سویلین حکومت آرمی کی طرف سے پڑنے والے دباؤ اور ان کی طرف سے پالیسی تبدیل کرنے کی فرمائش کو مزید برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر سویلین حکومت کا خاتمہ ہو گیا تو پاکستان اُسامہ بن لادن کے ورثاء کی سر زمین بن جائے گا اور القاعدہ کی طرح کی دہشت گردی اور پاگل پن یہاں پر جڑ پکڑ لے گا۔ یہ ایک بڑا اچھا موقعہ ہے کہ سویلین حکومت اپنی طاقت میں اضافہ کرے کیونکہ آرمی اور انٹیلی جنس ایجنسیاں اُسامہ بن لادن کے معاملے میں ملوث ہونے کے باعث (اس وقت کمزور ہے)۔ ہم آپ کی براہ راست دخل اندازی کی درخواست کر رہے ہیں تاکہ جنرل کیانی اور جنرل پاشا دونوں کو یہ پیغام پہنچایا جائے کہ سویلین حکومت کو گرانے کی کوششیں بند کر دیں۔ ان کو یہ بتایا جائے کہ یہ سانحہ مشرقی پاکستان والی صورتحال ہے اگر آپ کی مدد سے امریکہ ہماری یہ درخواست قبول کرتا ہے تو ہم ایک نئی قومی سلامتی کی ایسی ٹیم بنانے کو تیار ہیں جو پاکستان میں ایک امریکہ دوست سویلین حکومت کی خارجہ اور دفاعی پالیسی کی سمت متعین کریں۔ اس ٹیم کے ممبران سابق ملٹری اور سویلین افسران ہونگے جو واشنگٹن کے پسندیدہ ہیں اور جن کے امریکی انٹیلی جنس اور دفاعی اداروں کے ساتھ تعلقات ہیں۔ ان لوگوں کے نام ہم آپ کو ایک ذاتی نشست میں مہیا کر دیں گے۔ اگر واشنگٹن کی براہ راست دخل اندازی آپ جناب کی مدد سے شامل ہو گئی اور جنرل کیانی کو آپ کا پیغام مل گیا (کیونکہ وہ صرف آپ کی ہی بات سنیں گے)

اور پاکستان کی آرمی اور انٹیلی جنس ایجنسیاں اپنی حرکتوں سے باز آ گئیں تو قومی سلامتی کی نئی ٹیم سویلین حکومت کی مدد سے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے کا وعدہ کرتی ہے:-

1- صدر پاکستان اُسامہ بن لادن کے معاملہ کی تحقیقات آرڈر کریں گے تاکہ ان الزامات کی تہہ تک پہنچا جائے کہ کس نے اُسامہ اور القاعدہ کی قیادت کو پناہ دی تھی۔ وائٹ ہاؤس اس تحقیقاتی کمیشن کے ممبران کے نام تجویز کر سکتا ہے تاکہ ایسا ہی کمیشن بنے جیسا کہ نائن الیون کیلئے بنا تھا۔

2- یہ کمیشن وہ تفصیلات سامنے لائے گا جنکی قدر امریکی مفادات کیلئے ظاہر ہوگی اور امریکہ کے عوام کو پتہ چل پائے گا کہ اُسامہ بن لادن کے حلقہ اثر کو سویلین اور فوجی اداروں تک پہنچانے والے کون سے عناصر ہیں۔ یہ واضح ہے کہ اُسامہ بن لادن کمیشن کی تحقیقات کے نتیجہ میں ان تمام لوگوں کی نوکریاں ختم کر دی جائیں گی جو سویلین اور ملٹری اداروں کے نمائندے ہونے کے باوجود اس کی مدد کر رہے تھے۔

3- قومی سلامتی کی نئی ٹیم القاعدہ کے باقی ماندہ ممبران جو پاکستان کی سرزمین پر موجود ہیں، یعنی ایمن الظواہری، ملا عمر اور سراج الدین حقانی وغیرہ ان کو امریکہ کے حوالے کرنے کی پالیسی اپنائے گی۔ یا یہ قومی سلامتی کی ٹیم امریکی افواج کو یہ اجازت دے گی کہ وہ پاکستان کی سرزمین پر کارروائی کر کے ان لوگوں کو مار ڈالے۔ امریکی افواج کو اس ”کھلی چھٹی“ کے سیاسی نقصانات ہونگے لیکن نئی قومی سلامتی کی ٹیم کی طرف سے اجازت دینا اس وجہ سے ضروری ہے کہ پاکستان کی سرزمین کو ان بڑے عناصر سے پاک کر دیا جائے۔ سویلین حکومت ان اقدامات کی مکمل حمایت کرے گی۔

4- پاکستان کی آرمی اور انٹیلی جنس ایجنسی کو سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ آپ یعنی امریکہ اپنی خفیہ بمباروں کی صلاحیت استعمال کرتے ہوئے پاکستان کے ایٹمی اثاثوں کو نشانہ بنا سکتا ہے۔ ہماری قومی سلامتی کی نئی ٹیم سویلین حکومت کی مدد سے ایسا لائحہ عمل مرتب کرے گی جس سے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو ایک متفقہ نظم و ضبط میں لایا جائے۔ اس قسم کی کوشش پچھلی ملٹری حکومت نے کی تھی جس کے نتائج تسلی بخش تھے۔ ہم ان تمام اقدامات کو دوبارہ سے متعارف کرائیں گے اور پاکستان کے ایٹمی اثاثوں کو ایک شفاف اور تسلی بخش اور قابل تصدیق نظام کے تحت لیا جائے گا۔

5- قومی سلامتی کی نئی ٹیم آئی ایس آئی کے شعبہ "S" کو بند کر دے گی جس کا کام طالبان اور حقانی نیٹ ورک سے تعلقات رکھنا ہے۔ اس اقدام سے افغانستان کے ساتھ تعلقات میں بہتری آئے گی۔

6- سویلین حکومت قومی سلامتی کی ٹیم کی ہدایات کی روشنی میں ممبئی حملوں میں ملوث ان تمام عناصر کو پکڑے گی جن کا تعلق حکومت سے ہے یا وہ حکومت سے باہر رہ کر کام کرتے ہیں ان میں سے جس کے خلاف بھی مؤثر شواہد ملے اس کو ہندوستان کی سکیورٹی فورسز کے حوالے کر دیا جائے گا۔

پاکستان اس وقت ایک اہم موڑ پر کھڑا ہے۔ تمام لوگ جو اس ملک کو بہتر طریقے سے چلانا چاہتے ہیں اور ہندوستان اور افغانستان سے تعلقات بہتر رکھنا چاہتے ہیں امریکہ سے مدد کے طلب گار ہیں تاکہ ان تمام قوتوں کو ڈربے میں بند کیا جائے جو ہمارے خلاف کمر بستہ ہیں۔ بالخصوص وہ عناصر جو پاکستان کے اندر موجود ہیں اور جن کو اسامہ بن لادن کے واقعہ کے بعد نئی راہ پر لگانا بہت ضروری ہے۔ ہم یہ درخواست اس اجتماعی قومی سلامتی کی ٹیم کے متوقع ممبران کی حیثیت سے آپ کے سامنے رکھ رہے ہیں جن کو صدر پاکستان آپ کی آشیر باد سے یہ ذمہ داری سونپیں گے۔

4- درخواست گزاران نے اس عدالت کے ابتدائی دائرہ اختیار کو آئینی درخواستوں کے ذریعے رجوع کیا ہے جس میں میمو کے مندرجات کو اس طرح قابل سوال بنایا گیا ہے۔ اس میں لگائے گئے الزامات آئین کے مطابق عوامی نوعیت کے حامل ہیں۔ جس میں ان کے بنیادی حقوق شامل ہیں، کیونکہ منصور اعجاز مدعا علیہ کے مطابق میمو کو جنرل جیمز لوگن جونز، سابق نیشنل سکیورٹی ایڈوائزر، کے ذریعے امریکہ کے جوائنٹ چیف آف سٹاف ایڈمرل مائیک مولن کو پہنچانے کی خاطر بنایا / تیار کیا گیا۔

5- تمام درخواستوں / مقدمات کو یکم دسمبر 2011 کو سنا گیا۔ تمام درخواست گزاروں کو بذاتِ خود یا بذریعہ وکلاء سننے کے بعد مدعا علیہان کو جواب داخل کرنے کی خاطر نوٹس جاری کئے گئے۔ اور میمو کی تحقیق کرنے کی خاطر سابق سیکریٹری / ڈی جی ایف آئی اے کو حکم دیا گیا کہ وہ کمیشن کے طور پر کام کرے اگر وہ اس پر رضامند ہے۔ اسی دن ڈاکٹر بابر اعوان سینئر وکیل سپریم کورٹ بہ ہمراہ دو وفاقی وزراء وغیرہ نے

بذریعہ پریس کانفرنس بمقام پی آئی ڈی آفس میں سپریم کورٹ کے حکم کو توہین آمیز انداز میں تنقید کا نشانہ بنایا۔ یہاں تک کہ مسٹر طارق کھوسہ کے بھائی مسٹر آصف سعید کھوسہ جج سپریم کورٹ آف پاکستان کو اس انداز میں پیش کیا گیا جو بادی النظر میں توہین آمیز ہے۔ باوجود اس کے، کہ وہ اس بیچ کے ممبر نہ تھے، جس کی وجہ سے طارق کھوسہ نے بطور کمیشن کام کرنے سے معذرت کر لی۔ ان حالات میں چیف ایگزیکٹو/وزیر اعظم کا موقف حاصل کیا جا چکا ہے جس پر مناسب احکامات اس آرڈر کے آخری حصے میں دیئے جائیں گے۔

6- فریقین بشمول چیف آف آرمی سٹاف، ڈی جی آئی ایس آئی، منصور اعجاز اور حسین حقانی اور وفاق نے بذریعہ سیکریٹری داخلہ، سیکریٹری خارجہ اپنے جوابات اٹارنی جنرل کے ذریعے جمع کرائے، صدر پاکستان نے کوئی علیحدہ جواب داخل نہیں کرایا۔

7- فریقین کے مابین تنازعے کو یکجا کرنے کی خاطر جوابی حلف نامہ اور جواب الجواب داخل کرنے کی خاطر احکامات بذریعہ حکمنامہ بتاریخ 19 دسمبر 2011 جاری کئے گئے۔ ان کی عرضیات کو پڑھنے سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ :-

(i) فنانشل ٹائم لندن کے 10 اکتوبر 2011 کے جریڈے میں اوپر دیئے گئے آرٹیکل (مضمون) کے ساتھ میمو کو شائع ہونے کے بعد ڈی جی آئی ایس آئی (مسٹر شجاع پاشا) نے لندن میں منصور اعجاز کے ساتھ رابطہ کیا اور واپسی پر چیف آف آرمی سٹاف اشفاق پرویز کیانی کے ساتھ اپنے خیالات کا تبادلہ کیا۔ اس طرح ان دونوں نے ان درخواستوں/مقدمات کے جواب میں اور اپنے بیانِ حلفی میں میمو بتاریخ 10 مئی 2011 کے وجود کی توثیق کی۔

(ii) 16 نومبر 2011 کو مسٹر حسین حقانی نے ایک خط صدر پاکستان کو لکھا جس میں کچھ حقائق بیان کرنے بعد وہ امریکہ میں بطور سفیر پاکستان خدمات سے مستعفی ہوئے اور معاملے کی تحقیقات کی خواہش کا اظہار کیا۔

(iii) تقریباً 3 سے 4 ملاقاتیں/اجلاس وزیر اعظم اور چیف آف آرمی سٹاف، صدر پاکستان اور چیف آف آرمی سٹاف اور مشترکہ اجلاس/ملاقات صدر پاکستان، وزیر اعظم

پاکستان، چیف آف آرمی سٹاف، ڈی جی آئی ایس آئی اور حسین حقانی کے درمیان ہوئیں۔ جس کے بعد حسین حقانی نے ان کے ایماء پر اپنا استعفیٰ 22 نومبر 2011 کو پیش کیا۔ جسے 23 نومبر 2011 کو بذریعہ نوٹیفکیشن منظور کیا گیا۔

(iv) سابق سفیر حسین حقانی نے میمو کی تیاری میں اپنے کردار سے واضح طور پر انکار کیا اور اس وقت جیمز جوز کے داخل شدہ بیانِ حلفی کا سہارا لیا کہ یہ منصور اعجاز کی من گھڑت کہانی ہے کہ اس طرح میمو ایڈمرل مائیک مولن کو 9 مئی 2011 سے پہلے پہنچانے کیلئے میں نے بھیجا ہے۔

(v) اسی دوران اس معاملے کو تحقیق کرنے کی خاطر بذریعہ خط مورخہ 28 نومبر 2011 بہ دستخط خوشنود اختر لاشاری پرنسپل سیکریٹری، وزیر اعظم پاکستان پارلیمانی کمیٹی کے حوالے کیا گیا۔ جس کے تجویز کردہ مندرجات درج ذیل ہیں۔

(الف) اس میمو کی تحقیق کرنا جو کہ منصور اعجاز نے لکھا اور بھیجا۔

(ب) نتیجتاً اپنی سفارشات دینا۔

(vi) فیڈریشن آف پاکستان بذریعہ سیکریٹری داخلہ کو اپنے جواباً بیانِ حلفی میں سوائے ڈی جی آئی ایس آئی کی منصور اعجاز سے ملاقات کی خاطر بغیر وزیر اعظم کی اجازت لندن روانگی کی تکنیکی خامی کے میمو کے وجود سے انکار نہیں کیا۔

(vii) منصور اعجاز نے اپنے جواب اور جواباً بیانِ حلفی میں مسٹر حسین حقانی کی بات کو رد کیا اور اس نے اپنی اس بات کو ثابت کرنے کیلئے مزید شواہد کی پیش کش کی کہ مسٹر حسین حقانی کی ایماء پر مائیک مولن کو پہنچانے کیلئے میمو مورخہ 10 مئی 2011 کو لکھا گیا۔

8۔ یکم دسمبر 2011ء کو عدالت نے اپنے طور پر پٹیشن کو قابلِ سماعت ہونے کا سوال اٹھایا۔ اور اس وقت دیکھا گیا کہ اگر ممکن ہو تو مجوزہ انکوری جو کہ پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کے نتائج کو عدالت

کے ساتھ تبادلہ کیا جاتا ہے تو یہ قابل ستائش ہوگا۔

9۔ فریقین کو سننے کے بعد اور متعلقہ آئینی و قانونی نکات، دونوں طرف سے پیش کردہ عدالتی فیصلے اور فریقین کی عرضیات کو بغور دیکھتے ہوئے ہم قرار دیتے ہیں کہ :

a۔ عدالتی نظر ثانی کے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ہم قرار دیتے ہیں کہ ان درخواستوں میں درخواست گزار یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں کہ ان کے نکات بادی النظر میں عوامی اہمیت کے ساتھ ساتھ بنیادی حقوق کے نفاذ کے آئین کے آرٹیکلز 9، 14 اور 19A کے مطابق ہیں۔ اور یہ درخواست آئین کے آرٹیکل (3) 184 کے مطابق قابل سماعت ہے۔

b۔ اوپر دئے گئے پیرا میں بنیادی حقوق کے نفاذ کی خاطر میمو کی بنیاد، صداقت اور جیمز لوگن جونز سابق امریکن نیشنل سکیورٹی ایڈوائزر کے ذریعے امریکن جوائنٹ چیف آف سٹاف ایڈمرل مائیک مولن کو پہنچانے کیلئے اس کے بنانے/ لکھنے کے مقصد کو جاننے کیلئے تحقیقات کی ضرورت ہے۔ اس لئے اس عدالت کو دیئے گئے اختیارات بذریعہ آئین کی شق 187 رول 1 اور 2 آرڈر XXXII اور آرڈر XXXVI سپریم کورٹ رولز 1980 بشمول ضابطہ دیوانی کے اصول کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک کمیشن مقرر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ قانون کی یکساں رسائی ہر ایک کا حق ہے اس لئے معاملہ کی شفاف انداز میں تحقیقات کرنے کی خاطر کمیشن مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوگا

1۔ مسٹر جسٹس قاضی فائز عیسیٰ، چیف جسٹس آف بلوچستان ہائی کورٹ

2۔ مسٹر جسٹس اقبال حمید الرحمان، چیف جسٹس آف اسلام آباد ہائی کورٹ

3۔ مسٹر جسٹس مشیر عالم، چیف جسٹس ہائی کورٹ آف سندھ

راجہ جواد عباس حسین ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج اسلام آباد کو بطور سیکریٹری مقرر کیا جاتا ہے۔

c۔ کمیشن اپنے اجلاس اسلام آباد ہائیکورٹ کی عمارت میں منعقد کرے گا اور اوپر دیئے گئے مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے اپنے تمام تر اختیارات استعمال کرے گا۔ اور وکلاء،

Cyber Crime اور Forensic Science کے ماہرین کی خدمات حاصل کرنے میں آزاد ہوگا۔ تمام وفاقی سیکریٹریز بشمول سیکریٹری داخلہ، سیکریٹری کابینہ، سیکریٹری خارجہ اور تمام صوبائی چیف سیکریٹریز، تمام صوبائی انسپکٹر جنرلز پولیس، امریکہ اور برطانیہ میں پاکستانی سفیر کمیشن کو ضروری معاونت مہیا کریں گے۔

-d حکومت پاکستان بذریعہ سیکریٹری کابینہ ڈویژن، اپنی امداد کمیشن کو دے گی جیسا کہ سیکریٹری کمیشن کا مطالبہ ہوگا۔

-e کمیشن، پاکستان اور پاکستان سے باہر تمام ثبوت مروجہ قوانین کے مطابق اکٹھا کرنے میں باختیار ہوگا۔

-f کمیشن تمام فریقین کو سننے کا مکمل موقع فراہم کرے گا۔

-g کمیشن چار ہفتوں میں یہ ٹاسک مکمل کرنے کا پابند ہوگا۔

10- یہ قابل ذکر ہے کہ منصور اعجاز نے جو جوابات عدالت کے سامنے پیش کئے ہیں کچھ دستاویزات پر مشتمل ہے بشمول ای۔ میل کا تبادلہ اور دوسرے مراسلہ جات بلیک بیری پیغامات سروس کے استعمال کے ذریعے جسے عام طور پر BBM جانا جاتا ہے، منصور اعجاز اور حسین حقانی کے درمیان ہوئے تھے۔ ان کا رابطہ کسی بھی طرح BBM بذریعہ کلام مورخہ 9 تا 12 مئی 2011 تک رہا تھا۔ درحقیقت ان متعلقہ دنوں میں تقریباً 85 BBMs، زبانی کالیں اور Emails ان دونوں کے درمیان تبادلہ ہوا۔ ظاہر طور پر یہ مراسلہ جات دونوں کے درمیان متنازعہ میمو کو ڈرافٹ کرنے کیلئے بہت اہم شہادت تصور کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ منصور اعجاز یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ان تاریخوں میں حسین حقانی کے ساتھ الیکٹرانک/ٹیلیفونک رابطے بھی رکھتے ہوئے یہ مناسب ہے ان مراسلہ جات کی سچائی اور حقیقت کی تصدیق اصل کمپنی، ریسرچ ان موٹن (RIM) سے کروائی جائے جس کا دفتر کینیڈا میں ہے اور ایسی اطلاع کی کپی طور پر مالک ہے۔ اس لئے محترم اٹارنی جنرل کو ہدایت دی جاتی ہے کہ سیکریٹری، وزارت بین الاقوامی امور کے ذریعے اس کمپنی RIM سے رابطہ کر کے منصور اعجاز اور حسین حقانی کے درمیان الیکٹرانک مراسلہ جات کی حقیقت کی تصدیق کرے۔ یہ تصدیق فوری طور پر حاصل کی جائے تاکہ Forensic شہادت کی جانچ کے بعد محفوظ کر کے کمیشن کے سامنے پیش کیا جائے۔ کیونکہ Forensic شہادت کمپنی ریسرچ ان موٹن (RIM) کینیڈا میں قائم سے

حاصل ہوگی۔ اس لئے کینیڈا میں ہائی کمیشن آف پاکستان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ بھی کمیشن کے ساتھ تعاون اور مدد کرے۔

11۔ بذریعہ حکم مورخہ یکم دسمبر 2011 مسٹر حسین حقانی کی ہدایت کی گئی تھی کہ اس عدالت کی اجازت کے بغیر ملک نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ یہ حکم قابل عمل رکھا گیا ہے۔

12۔ دفتر کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ بابر اعوان کی 1 دسمبر والی پریس کانفرنس کی ٹرانسکرپٹ اور وزیر اعظم کے جوابات 23 اور 26 دسمبر ساتھ ایک علیحدہ نوٹ چیف جسٹس آف پاکستان کو چیئرمین میں پیش کریں تاکہ کوئی مناسب آرڈر پاس کیا جائے۔

13۔ درخواستوں کو ملتوی کیا جاتا ہے۔ تاریخ، وقت کمیشن کی رپورٹ آنے کے بعد کیا جائے گا۔

افتخار محمد چوہدری، چیف جسٹس

تصدق حسین جیلانی، جج

میاں شاکر اللہ جان، جج

طارق پرویز، جج

جواد ایس خواجہ، جج

اعجاز افضل خان، جج

میاں ثاقب ثار، جج

محمد اطہر سعید، جج

اعجاز احمد چوہدری، جج

رپورٹنگ کیلئے منظور شدہ

